تماشۂ رنگ عشق و حیرت انگیز

معروف بہ

عشق شہزادہ بینظیر و ملکہ مہر انگیز

مولفہ

مرزا نظیر بیگ صاحب متوطن شہر آگرہ

سابق چیف ایکٹر انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی

فی الحال منیجنگ ڈائرکٹر

لائٹ ننگ آف انڈیا تھیٹریکل کمپنی

و شاگرد خاص

جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب متخلص بہ حافظ رئیس جیورہ

حسب فرمائش محمد وزیر خان صاحب ایکٹر کمپنی مذکورہ

مطبع الٰہی واقع شہر آگرہ میں چھپا

طبع اول مرتبہ ۱۰۰۰

۱۸۹۳ع

قیمت فی جلد ۲؍

اشتہار
فروخت کتب ناٹک

کتب ناٹک مفصلۂ ذیل جو انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی اور لائٹ ننگ آف انڈیا تھیٹریکل کمپنی مین کھیلے جاتے ہین ہمارے کارخانے مین موجود ہین۔ بعض انمین سے زیر طبع ہین جن صاحبون کو خریداری منظور ہو بارسال قیمت مقررہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل (ویلوپے ایبل) طلب فرمائین فوراً تعمیل ہوگی۔

آج کل یہ تماشے لائٹ ننگ آف انڈیا تھیٹریکل کمپنی مین ہوتے ہین۔

نمبر	ناٹک	قیمت
۱	الہ دین خوش نصیب چراغ عجیب و غریب	۴ر
۲	انجام ستم عرف ظالم اظلم	۴ر
۳	انجام نیک و بد انسان سیف السلیمانی	۴ر
۴	بزم فرخ ناٹک معروف بہ فرخ سبھا حافظ	۴ر
۵	پسندیدۂ آفاق علی بابا و چہل قزاق	۴ر
۶	پولیس ناٹک	۵ر
۷	تحفۂ سیزدہم صدی فریب فتنہ و نتیجہ بدی	۳ر
۸	تماشہ نور خورشید معروف بہ عشق گلبدن و مین شاہزادی حصہ ۲	۴ر
۹	تماشہ دلپذیر بے نظیر و بدر منیر	۴ر
۱۰	تماشہ گردش تقدیر ست ہرشچندر ناٹک نظیر	۴ر
۱۱	تماشہ معرکہ لنکا رام لیلا ناٹک راماین کا	۶ر
۱۲	تماشہ نونہال چمن معروف بہ عشق راجہ نل و رانی دمن حصہ دوم	۸ر
۱۳	تماشہ نیرنگ عشق حیرت انگیز معروف بہ عشق شہزادہ بینظیر و ملکہ	۴ر
۱۴	ثمرۂ نیک و بد سلوک بکاولی و تاج الملوک	۵ر
۱۵	جشن بھنگڑ عرف بھنگر سبھا واحد (زیر طبع)	۴ر
۱۶	خون عاشق جانباز جفای مست ناز	۵ر
۱۷	دلپسند عالم فتنۂ خانم	۴ر
۱۸	ذخیرۂ عشرت اندر سبھا امانت	۳ر
۱۹	تماشہ عشق چندر بدن و آفتاب چند	۴ر
۲۰	ستم ہامان فریب شیطان	۴ر
۲۱	سخاوت حاتم طائی	۴ر
۲۲	[illegible]	۴ر
۲۳	سوانح قیس مفتون و لیلی مجنون	۴ر
۲۴	صنوبر و شمشاد عشق پری و آوم زاد	۳ر
۲۵	شکنتلا ناٹک	۱ر
۲۶	ظلم عمران مردود و عدل سلطان محمود	۴ر
۲۷	غزالہ ماہر و سلیس خلیق معروف بہ حیرت افزا ناٹک شفیق	۴ر
۲۸	فسانۂ عجائب ناٹک نظیر	۴ر
۲۹	فسانۂ غمگین فرہاد و شیرین	۴ر
۳۰	گنجینۂ محبت طلسم الفت حصۂ اول حصۂ دوم	۶ر
۳۱	آل غرور چندا خور خورشید نور	۴ر
۳۲	مہر انگیز و قباد نقش سلیمانی و بہشت شداد	۴ر
۳۳	نیرنگ الفت خواب محبت	۴ر
۳۴	واقعات دلگیر رانجھا ہیر	۳ر
۳۵	ہوائی مجلس و ہفت نیرنگ طلسم	۲ر
۳۶	تماشہ پری زینت و زیب معروف بہ عشق بلبل بیمار و دلفریب	۴ر

نمبر	نام نقل	قیمت
۱	اندھیر نگری	۱ر
۲	جنگ افغانستان	۱ر
۳	چنبیلی گلاب	۱ر
۴	فریب محبت	۱ر
۵	نغمات پولیس ناصح	۱ر
۶	نورالدین وحسن افروز	۱ر

مشتہرہ محمد [illegible] مطبع الٰہی واقع محلہ کبوہ ٹولہ شہر آگرہ

شبیہ مؤلف

دیباچہ

حمد و نعت کے بعد بندہ حقیر مرزا نظیر بیگ المتخلص بہ نظیر بن مرزا اشرف بیگ مغفور متوطن شہر آگرہ ساکن زینخانہ سابق چیف ایکٹر دی انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی و فی الحال مینیجنگ ڈائرکٹر اینڈ چیف ایکٹر نیو لائٹ ننگ آف انڈیا تھیٹریکل کمپنی و شاگرد جناب حافظ محمد عبداللہ صاحب متخلص بہ حافظ رئیس جتورہ متعلقہ پرگنہ و ضلع فتحپور ہسوہ پروپرائٹر انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی ناظرین حکایات غریب و شائقین قصص عجیب کی خدمت والا درجت میں

کرتاہی کہ مینے یہ ناٹک اندر سبھا نو ترتیب دیاہی اور اسکا نام **تماشۂ نیرنگ عشق و حیرت انگیز** معروف بہ **عشق شہزادہ بینظیر و ملکہ مہر انگیز** موسوم کیاہی

مینے یہ ناٹک خاص ماہ جولائی سنہ ۹۱ء کو مقام شہر اگرہ مین مضامین جدید طرز پر مرتب کرکے عربی۔ ہندی۔ انگریزی عروض کی مختلف بحرون مین بزبان فصیح اردو۔ نظم و نثر کیاہی اور بعض چیزین دیگر شعرا کی طبعزاد بھی لی ہین جو ضروری ترمیم کے بعد اسمین داخل کی ہین اگرچہ یہ ناٹک بظاہر کھیل تماشہ کی کتاب ہے لیکن حقیقتًا پند نامہ لاجواب ہے۔

اس ناٹک مین ہر ایک چیز کی دہن تال کو فن موسیقی کے اعتبار سے قائم کیاہی اور کسی ایسی معروف و مشہور چیز کے حوالہ سے جو اکثر اوسی دہن تال مین گائی جاتی ہے اوسکا طرز بھی جتادیاہی۔ کیونکہ کلام اوپیرا ناٹک مین اوسی راگ یا راگنی کا استعمال ہوتاہی جو متکلم کی حالت موجودہ کے موافق و مناسب حال ہوتاہی۔ مگر عام چیزون کی دہن مین لحاظ وقت ضرور ہے ورنہ ایکٹر کا قصور ہے۔

میری ایک عرض اور بھی ہی کہ اگر کوئی صاحب اس کتاب مین کسی قسم کا سہو یا غلطی پائین تو براہ نوازش مولف کو ضرور مطلع فرمائین تاکہ طبع آیندہ مین اوسکی اصلاح عمل مین آئے اور وہ نقص رفع ہوجائے۔

مکرر یہ کہ اس ناٹک کو اور اکثر کمپنیان کھیلتی ہین مگر مینے اسکو وہ پسند کردیاہی جو دیکھنے یا کتاب پڑہنے سے ہی تعلق رکہتاہی۔ لیکن اگر انصاف سے ملاحظہ فرمائے تو وہ ناٹک زمین ہے اور یہ اسمان ہے۔ آیندہ اپنے اپنے دل کی پسند ہر طفل و جوان و پیر پر منحصر ہے اپنی آپ تعریف کرنا مضر ہے۔

مقام شہر اکبرآباد | مرزا نظیر بیگ مینیجنگ ڈایرکٹر کمپنی
ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء

اصطلاحات ناٹک

یعنے

چند الفاظ انگریزی کے معنی جو اسمین مستعمل ہین

ایکٹ ..	ناٹک کا ایک باب	Act.
سین ..	ایک ایکٹ کا وہ حصہ جسکے واقعات مندرجہ ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور مین آئین	Scene.
ایکٹر ..	تماشہ کرنیوالا	Actor.
اسٹیج ..	تماشہ کرنیکا مقام	Stage.
اینٹر ..	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین داخل ہونا	Enter.
ایگزٹ ..	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین سے چلا جانا۔	Exit
ڈراپ سین ..	وہ پردہ جو ہر ایک کے اختتام پر گرتا ہے	Dropscen.

تحفۂ ناٹک

پارٹ

نمبر	پارٹ	نمبر	کیفیت
۱	بادشاہ ختن	۱۷	مالک ملک ختن کا شاہنشاہ ..
۲	نواب ناظر	۱۸	ملازم شاہ ختن .. ..
۳	بے نظیر شاہزادہ	۱۹	پسر بادشاہ ختن عاشق ملکہ مہر انگیز کا
۴	دلپذیر وزیر زادہ	۲۰	پسر وزیر ختن عاشق فتنہ انگیز کا
۵	وزیر ختن	۲۱	بادشاہ ختن کا وزیر .. ..
۶	ہمراہی	۲۲	شکاری لوگ .. ..
۷	مہر انگیز شاہزادی حلب ..	۲۳	دختر بادشاہ حلب کی بینظیر شہزادہ کی عاشقہ
۸	فتنہ انگیز وزیر زادی ..	۲۴	دختر وزیر حلب کی .. ..
۹	خواصین	۲۵	سہیلیاں شاہزادی کی -
۱۰	شیرین مقال پری ..	۲۶	مالک پرستان کی بینظیر شہزادہ کی عاشقہ
۱۱	شاہ صاحب	۲۷	فقیر کامل واقف ہر راز سے .. ..
۱۲	جن	۲۸	تابع فقیر .. ..
۱۳	مخبر	۲۹	خواجہ سرائے حلب .. ..
۱۴	بادشاہ حلب	۳۰	مالک ملک حلب .. ..
۱۵	جلاد	۳۱	ملازم بادشاہ حلب .. ..
۱۶	وزیر حلب	۳۲	بادشاہ حلب کا وزیر

مقام

شہر حلب - ختن - کوہ قاف

تماشہ نیرنگ عشق و حیرت انگیز

معروف بہ

عشق شہزادہ بینظیر و ملکہ مہر انگیز

پہلا ایکٹ ۔ پہلا سین

دربار شاہ ختن پردہ نمبر ۱

(کیوان شاہ کا مع درباریوں کے نظر آتا)

غزل ۔ دھن دیس ۔ تال قوالی

طرز ۔ "منور الٰہی کا انہیں شفا پانا مبارک ہو —"

سب درباری

ادا ہو کس زباں سے شکر یارب تیری نعمت کا ۔ کیا شاہ جہاں تو نے انہیں اقبال و دولت کا
ختن اور چین کی بخشی ہی تو نے سلطنت انکو ۔ ہے ممنون اور شکور یہ تیری اس عنایت کا

نہ کسری کو کوئی اب بہولکر بھی یاد کرتا ہے
جہان مین ایکشہرہ ہے تیری بزم عدالت کا
زن و فرزند و ملک و مال ہی سب کچہہ دیا رب نے
نیظر ارمان ہے باقی کوئی بھی ناشہ کی حسرت کا

(یاد کرنا کیوان شاہ کا اپنے فرزند نیظر کو)

غزل - دہن بہوپالی - تال قوالی

طرز "ارے کمبخت تو دیوانہ ہے۔"

کیوان شاہ

نہ اتبک بے نظیر آیا ہے اوٹھہ کے خواب راحت سے
بہڑکتی ہی ہماری دل کی آتش اوسکی الفت سے
تامل آج اتنا کیون ہوا ہی اوسکے آنے مین
بچانا یا الہی اوسکو تو ہر ایک آفت سے
نہین دیکہے بغیر اوسکے مجہے آتا ہی چین اکدم
دگرگون حال ہوتا ہے مرا اوسکی محبت سے
بلا لا جلد جا کر اوسکو اے نواب ناظر تو
تڑپتا ہی دل مضطر ہمارا اوسکی فرقت سے

(نواب ناظر کا جانا)

پہلا ایکٹ - دوسرا سین

راستہ - پردہ نمبر ۲

(دلپذیر وزیرزادہ کا آنا)

غزل - دہن کلیان - تال چاچر

طرز "ہماری نہ لے آبرو اے پلید ——"

جگا دُن مین جا کے شہزادہ کو اب
بہت دیر سوئے ہوا کیا سبب
ہے جی مین کہ جائین کسی دشت کو
مٹین دل سے میری یہہ رنج و تعب
جگا کر اوسے شہ کے دربار مین
اجازت کو لے جاؤن مین با ادب

پہلا ایکٹ - تیسرا سین

محل بنیظیر شہزادہ - پردہ نمبر ۵

(بنیظیر شہزادہ کا سوتا ہوا نظر آنا دلپذیر وزیر زادہ کا گانا)

انگریزی وزن - دہن سندہرا - تال دادرا

طرز - "چلو چلو جلد چلو -"

دلپذیر وزیر زادہ

اوٹھو اوٹھو خواب سے ای شہزادہ نیکنام - حاضر ہوا یہہ غلام
سوئے آج اسقدر کیون آپ ای عالی مقام
فکر ہوئی سب کو ہے حیران ہین ہم یہہ تمام - اوٹھو اوٹھو خواب سے

(شہزادہ بینظیر کا خواب سے بیدار ہونا - دلپذیر وزیر زادہ کا آنا اور اوسکو حال اپنی اضطرابی کا سنانا)

غزل - دہن دیس - تال پشتو

طرز - "پہول کہے لائیکا اے والد سنئے ابا جرا -"

بینظیر شہزادہ

زیادہ تر سونے سے ہوگئی طبیعت ہی خراب
ہے کے غافل اسقدر سویا کہ نکلا آفتاب
منتظر ہین سیر کو والد ہو گئے وان آدلپذیر
پابوسی اونکی اب حاصل کرون جاکر شتاب
موقع پاکر ہون گا مین رخصت طلب بہر شکار
دیکہیئے اس بات کا کیا ملتا ہی مجہکو جواب
سیر صحرا کی دل مضطر کو کل دکہلائینگے
آج گرشتہ کی اجازت سے ہوئے ہم کامیاب

(اتنے مین نواب ناظر کا آنا اور شہزادہ کا فرمانا)

پد - دہن سارنگ - تال قوالی

طرز - "راجہ ابتک نہین آئے -"

بینظیر شاہزادہ

کس واسطے یان تو آیا ہے
کیا شہ نے کچھ فرمایا ہے

(نواب ناظر کا عرض کرنا)

نواب ناظر

ہان شہ نے تمہین بلوایا ہے
اسواسطے خادم آیا ہے ۔ اسواسطے

بن دیکھے تمہاری ای شہزادے
جی اونکا بہت گھبرایا ہے ۔ اسواسطے

چلیئے اب جلد سے میرے ہمراہ
ارشاد یہی فرمایا ہے ۔ اسواسطے

(شاہزادہ کا ہمراہ نواب ناظر خدمت بادشاہ مین پہونچنا اور آداب بجالا کے شکار کی اجازت چاہنا)

پہلا ایکٹ ۔ چوتھا سین

راستہ ۔ پردہ نمبر ۲

(بینظیر شہزادہ کا معہ ہمراہیون کے آنا)

مثنوی ۔ دہن زلہ ۔ تال چاچر

طرز ۔ "جیسے عشق کا تیر کاری لگے ۔"

دلپذیر وزیرزادہ

خداوندہے ابتو فصل بہار
ہین سب کوہ و صحرا ہوئے سبزہ زار

بھرے طائرون سے ہین سب مرغزار
چلین یان سے اب بہر سیر و شکار

بینظیر شہزادہ

بجا ہے تیرا کہنا سُن اے اخی
پہلا یان سے دربار چل تو ابھی

یہہ کیونکر کہون گر اجازت ملے
یہہ ممکن نہین مجھکو رخصت ملے

اجازت اگر ہمکو دین شہر یار — تو چلتے ہین ہم بہر سیر و شکار

(روانہ ہونا شہزادہ کا)

پہلا ایکٹ — پانچوان سین

دربار شاہ ختن — پردہ نمبر ۲

(دربار مین رامشگر کا گانا ہو اور دکھلائے دینا)

غزل — دہن کافی — تال پنجابی

طرز — "عدلِ حضور باعثِ امن جہان ہے۔ —"

رامشگر

یہہ عدل ترا دونون جہان مین سدا رہے — حق سے یہہ ہی دعا ہے کہ تو خوش شہار ہے

نوشیروان نے کب کیا تھا ایسا عدل و داد — جیسا ہے تیرا عدل یہہ صبح و مسا رہے

حق سے دعا نظیر کی ہے اب یہہ رات دن — ارمان شہ کا باقی نہ کوئی ذرا رہے

(نواب ناظر کا معہ بینظیر شہزادہ کے آنا)

مثنوی — دہن جھنجوٹی — تال چاچر

طرز — "لیا تمنے کیا پیارا نام خدا۔ —"

شاہزادہ

اجازت ہو گر اے شہِ تاجدار — تو کل جاؤن مین بہر سیر و شکار

روانہ کوئی کوس دو کوس ہون — کہ تا آکے جلدی قدمبوس ہون

سویرے بہت جائیگا یہہ غلام — پھر آئیگا جب تک نہ ہوئیگی شام

بادشاہ

تحت اللفظ

بتاؤں مین اب تمکو دون کیا جواب
کرو دل کو بیٹھا نہ میرے کباب

ہئے بے انتہا تیری الفت مجھے
گوارا نہین دم کی فرقت مجھے

دلے مجھکو اس بات کا ہے خیال
کہین ہو نہ آزردہ تو نونہال

ارے کوئی حاضر ہے خواجہ سرا
ابھی سب کو جا کر یہہ مژدہ سنا

کہ کل شاہزادہ یہہ بہر شکار
بہت نور کے تڑکے ہوگا سوار

اسیوقت سے سب کو ہے حکم عام
کہ ہون صبح کے وقت حاضر تمام

جو ہمراہ شہزادہ کامیاب
بجائیگا تو اوسپہ ہوگا عتاب

(شاہزادہ و وزیرزادہ کا معہ سب کے جانا اور وزیردن کا عرض کرنا)

پہلا ایکٹ — چھٹا سین

صحرا — پردہ نمبر ۷

(صحرا کی دہوپ سے گہبرانا)

غزل - دہن زلہ - تال قوالی

طرز — "ہے ارے تو کون کیون آیا یہان ." —

سب ہمراہی

دہوپ نے شہزادۂ عالیجناب
حال ہم سب کا کیا ازحد خراب

حکم ہو گر آپکا تو اس جگہہ
ٹہیر کر کچھہ دیر کرلین خورو خواب

(بیت تحت اللفظ

بنیظیر شاہزادہ

ہان قیام اسجگہہ کرنا خوب ہے، مجھکو بھی یہہ بات اب مرغوب ہے

(سب ہمراہیون کا اوسجگہہ قیام کرنا اور شاہزادہ کا
وزیرزادہ کیطرف مخاطب ہوکہنا اور دونون کا
سب ہمراہیون کو چھوڑ سیر صحرا کے لئے جانا)

بینظیر شاہزادہ

سُن امیر دلسوز پیارے وزیر، یہہ صحرا تو ہے پُرفزا دلپذیر
کہے گر تو اے بندۂ باوفا، ذرا چلکے صحرا کی دیکھین فضا
اگرچہ نہایت کڑی دہوپ ہے، پراسدم بہی صحرا یہ ایک روپ ہے

دلپذیر وزیرزادہ

ترے حکم سے ہمکو انکار کیا، ہے منظور ہمین ہو تیری رضا

(شاہزادہ و وزیرزادہ کا سیر صحرا سے گہبرانا
اور شاہزادہ کا یہہ زبان پر لانا)

غزل - دہن زلہ — تال قوالی

طرز " یار کی کوئی خبر لاتا نہین ـــــــ "

بنظیر شاہزادہ

سیر سے صحرا کے جی گہبرا گیا، اور کسی گلشن کی اب دیکھین فضا
دو گہڑی آرام کر پہر دان سے ہم، اپنے لشکر مین ملینگے جلد آ
ہے مکان یہ یا کوئی باغ ارم، سامنے دیکھو نظر آتا ہے کیا

دلپذیر وزیرزادہ

(نثر مقفیٰ)

ہان یہہ ہرا ہرا اور سفید سفید کچھہ نظر تو آتا ہے۔ یا تو آفتاب کی شعاع ہے، یا آسمان رنگ دکھاتا ہے۔ چلئے قریب سے دیکھین۔

پہلا ایکٹ — ساتوان سین

باغ ملکہ مہر انگیز — پردہ نمبر ۱۱

(شاہزادہ کو باغ و مکان نظر آنا اور
وزیرزادہ سے فرمانا)

مثنوی — دہن زلہ — تال چاچر

طرز — "جیسے عشق کا تیر کاری لگے" —

شاہزادہ

بتا مجھکو امیر کے پیاری وزیر ۔ بنا ہے یہہ کس کا مکان بینظیر

دلپذیر وزیرزادہ

کسی غیرت گل کا ہے یہہ مکان ۔ بلاشک یہہ ہے گلشن بیخزان

بینظیر شاہزادہ

یہان حال گرمی سے ہوتا ہے غیر ۔ چلو اب کرین اسکے اندر کی سیر

دلپذیر وزیرزادہ

بہت خوب اے شہزادۂ نیکنام ۔ چلو اسکے اندر اے عالیمقام

(شہزادہ کا باغ کے اندر جانا اور
وزیرزادہ سے فرمانا)

بینظیر شاہزادہ

عجائب غرائب ہے یہہ طرفہ باغ ۔ ہرا ہو گیا جس سے اس دل کا داغ
نہ اب گھر کو یان سے سفر کیجئے ۔ یہین شام تک اب بسر کیجئے
خلل آنے پائے نہ دستور مین ۔ چلو سورہین تاک انگور مین

پھر شاہزادہ اور وزیرزادہ کا تاک انگور مین پہنچنا

سو جانا اور شاہزادی حلب کا معہ اپنے خواصون
کے باغ کیطرف یون گاتے ہوئے آنا)

لاونی ــــ دہن زلہ ــــ تال قوالی

طرز ــــ " خدا کے لئے نہو غافل ــــ "

سب

آج کل باد بہاری ہے
چمن سبز کیاری ہے

غرض ہر گل مین تو لی ہے — دل بلبل مین تو لی ہے
بیچ کا کل مین تو لی ہے — ساغر دل مین تو لی ہے

چشمہ فیض یہ جاری ہے
چمن سبز کیاری ہے

تو ہی ہر ایک کے ہے دل مین — ہوا اور آگ آب و گل مین
ابرو خمدار اور تل مین — بحر مین بر مین منزل مین

کل کا تو خالق باری ہے
چمن سبز کیاری ہے

تو لی پھل پھول مین ڈالی مین — بلاشک سب ہریالی مین
اندھیری اور اوجیالی مین — تو لی بہرے مین خالی مین

ادا یہہ تیری پیاری ہے
چمن سبز کیاری ہے

سرو شمشاد مین ہے تو لی — شیرین فرہاد مین ہے تو لی
شاد ناشاد مین ہے تو لی — آتش آباد مین ہے تو لی

تجہہ سے ہر دل کی یاری ہے

چمن سبز کیاری ہے

(پہر شہزادی کا خواصون کی طرف مخاطب ہو کر کہنا)

مثنوی — دہن جے جے — تال چاچر

طرز "ارے دیو ہے تو کہان ـ"

ملکہ مہر انگیز

اری اے خواصو یہہ کیا بات ہے — ترود بہت دل کو یہہات ہے
نیا پہول گلشن مین پہولا ہی آج — مسافر کوئی راہ بہولا ہی آج

غزل — دہن تلنگ — تال چاچر

طرز "غضب کے ہین غمزے ستم کی ادا ـ"

فتنہ انگیز وزیر زادی

تعشق گلون سے نکر عندلیب — بہت اسمین ہو گا ضرر عندلیب
توگریان ہی گلشن مین خندان ہے گل — ترے نالے ہین بے اثر عندلیب
نگہ مین کوئی ہے سمایا مگر — جو رہتی ہے تو چشم تر عندلیب
لگایا ہے گلشن مین گلچین نے جال — تجھے کیا نہین ہے خبر عندلیب

(پہر خواصون کیطرف مخاطب ہو کر کہنا)

بتاؤ کہ گلشن مین ہے یا نہین — محبت کا کوئی شجر عندلیب

(اتنے مین وزیرزادی کا دوڑے ہوئے آنا اور شاہزادہ و وزیرزادہ کا مژدہ سنانا)

مثنوی — دہن گلبیان — تال چاچر

طرز — "یہہ ہی قول ہے گر تو اے بینظیر —"

فتنہ انگیز وزیرزادی

خدا رکہے ملکہ کو خرم سدا — کہ دیکہا ہے مینے نیا ماجرا
جہان پہ لگی تاک انگور ہے — جگہہ حسن سے سب وہ معمور ہے
پڑے سو رہے ہین وہان دو جوان — ہین گلزار خوبی کے سرو روان
بیان کیا کرون اونکا کیا روپ ہے — کہ سایہ مین چہٹکی ہوئی دہوپ ہے
وہ سوتے ہین مچلے کچہہ اس آن سے — کہ قربان ہو جائے سو جان سے
نظر حسن پر اونکے تہمتی نہین — نگہ ایک جاگہہ پہ جمتی نہین
ذرا شوق دیدار گہٹتا نہ تہا — قدم میرا پیچہے کو ہٹتا نہ تہا
مین ہی تہی جو وان سے ہٹ آئی پہری — پہ اب تک ہے تن مین مرے تہرتہری
اگر اونکو دیکہین گی جاکر حضور — تو بیشبہہ آنکہون مین ہوگا سرور
اطاعت مین اونکی نبہائینگی آپ — کلیجے مین رکہہ لون یہہ چاہینگی آپ

مثنوی — مہر انگیز — تحت اللفظ

ہے صد آفرین تمکو اور مرحبا — تم عاشق بہی ہوائین نام خدا
بہلا تبہ آفت کے مارے لگے — بہلا خیر تمکو تو پیارے لگے

فتنہ انگیز وزیرزادی

بغور اب میری عرض سنئے حضور — نہین آجتک تو ہوا یہہ قصور
مرا مدح کرنا ہوا کیا غضب — کہ اچہون کی تعریف کرتے ہین سب
ہمین کام کیا ہے بجز آپ کے — سلامت رہین اپنے ماں باپ کے
مگر جاؤ پیاری نظارا کرو — اسی لطف مین دن گذارا کرو
نہ دل کسطرح سے تمہارا ہو شاد — کہ گہر بیٹہے پایا ہی خدا نے مراد
جلاؤ بس اب جاکے گہی کے چراغ — اسیواسطے تو بنایا تہا باغ

مین یہہ چال سمجھی ہتی پہلے حضور — کوئی بلبل آکر پھنسے گا ضرور

ملکہ مہر انگیز

اری تو کیون جلتی ہے شامت گئی — اکیلا نہین دو ہین غارت گئی
خدا جانے آئے کہان سے وہ یان — چلو آؤ دیکھین ہین کیسے جوان

(شاہزادی کا اندر باغ کے جانا اور عاشق ہو کر یون زبان پر لانا)

غزل — دہن بڑہنس — تال شتو

طرز — خار ہجر یا ہر وہر دم

ملکہ مہر انگیز

جلوۂ عشق ہت دل یا نور آن رقاست این — شعلۂ طور محبت یا تجلی زاست این
یا گل گلزار وحدت یا بہار آرست این — لالۂ باغ تجلی یا چمن پیراست این
چشم مخمورش کہ برد از زاہد واعظ شکیب — یا گل نور ارم یا نرگس شہلاست این
طرۂ عنبر فشانت گرد گل پیرایہ بست — یا سواد مشک چین یا سنبل خضراست این
حسن سبزہ بر رخ تو رشک سبزان چمن — گیسوئی بر روئے خوبت یا خط طغراست این

(شاہزادہ کا جاگنا اور وزیر زادہ کو جگا کر یون کہنا)

مثنوی — تحت اللفظ

بینظیر شاہزادہ

عبث ایسا غافل تو سویا عزیز — رہی نیند مین پہر نہ ہرگز تمیز
بُری حالت اب جان مضطر کی ہے — نہ گہر کی خبر ہے نہ لشکر کی ہے

دلپذیر وزیر زادہ

حقیقت مین اب شام آئی قریب — چلو جلد پہر آگے جو کچہ نصیب

(شاہزادہ اور وزیر زادہ کا قدم جانیکے لیے بڑہانا
شاہزادی کا سامنے اگر روکنا اور یہہ زبان پر لانا)

غزل ـ ذہن زلہ ـ تال دادرا

طرز ـ "سنبھالو تیغ اداکو ذرا"

ملکہ مہر انگیز

سجاؤ جان جہان تم ادہر ادہر دیکھو
ہماری حالت خستہ کو ایک نظر دیکھو
تمہاری چہرہ پر نور کی جو دیکھے تاب
حیا سے چھپ گیا بدلی مین وہ قمر دیکھو
کلیجا کر دیا غربال تیر مژگان نے
اگر یقین نہو سینہ چاک کر دیکھو
جو وحشیون سے ملا چاہو تو ملو مجہہ سے
جو دشت دیکھنا چاہو تو میرا گھر دیکھو
خدا کیواسطے جانے دو روٹھا ہیہ نظیر
کہ رات تہوڑی ہے ہو جائیگی سحر دیکھو

(شاہزادہ و وزیر زادہ کا قدم بڑہانا اور
شاہزادی کا دست بستہ ہوکے فرمانا)

مثنوی ـ تحت اللفظ

ملکہ مہر انگیز

ابھی دست بستہ مین کرتی ہون عرض
کہ جانا ہے آج کیا تمکو فرض
بہت کر چکے دشت اور بن کی سیر
رہو باغ مین دیکھو گلشن کی سیر

بنیظیر شاہزادہ

ہے یان مال دنیا سے حاصل فراغ
دکھاؤ کسی اور کو سبز باغ
سحر سے ہین نکلے ہوئے شام ہے
ہمین یان کے رہنے سے کیا کام ہے

ملکہ مہر انگیز

یہہ کہنا اسوقت کاہان لے
ہمین جان دیدون کی یہہ جان لے

اب اتنا خلافِ مروت نہ کر
مناسب نہین ردِ دعوت نہ کر

دلپذیر وزیرزادہ

کرین شرط پوری جو میری حضور
تو پہر مین کبہی ہون نہ قدمون سے دور
نہ پہر شاہزادہ بہی گہبرائینگے
جو فرمائیگا بجا لائینگے

ملکہ مہرانگیز

بتاؤ تمہاری وہ شرط کیا
کہو مجہسے جلدی برائے خدا
یہ جہگڑا کہین بیچ سے دور ہو
بجا لائین جو تمکو منظور ہو

دلپذیر وزیرزادہ

کہڑی ہے جو یہ پاس دخت وزیر
حقیقت مین یہ ہی نہایت شریر
اینلائین اسکا مجہے بہا گیا
کرون کیا دل اسپہ میرا آگیا
مجہے اسکو دیدیجیئے گر حضور
تو ساری حرمزدگی ہوجائے دور

فتنہ انگیز وزیرزادی

نہ آجائین کچہہ شامتین آپ کی
مین لونڈی نہین آپکے باپ کی
ذرا مجہسے کیجے نہ اظہار عشق
بہت دیکہے بہالے ہین بیمار عشق
مجہے حشر تک بہی نہ پائے گا تو
اس امید پہ منہہ کی کہائے گا تو
اسیطرح ہر اک کرتے ہو پیار
بہلا مرد کا بہی ہے کچہہ اعتبار
فقط چار دن کی یہ ہے دہوم دہام
پہر آگے جو دیکہو تو خالق کا نام
نہ بیہودہ بک اسطرح کے کلام
زبان مین نہین تیرے مطلق لگام
سمجہنا نہ مجہکو ذرا دلین نیک
سناؤنگی سو گر کہیگا تو ایک

ملکہ مہرانگیز

قسم ہے تجہے اب میری جان کی
کہ خاطر مناسب ہے مہمان کی
یہ اگلے نہین جان پہچان کچہہ
کرو دان کی دعوت کا سامان کچہہ
ارادہ نہ کر اب تو انکار کا
محل کچہہ نہین اسمین تکرار کا

(شاہزادی و شاہزادہ کا یکجا ہونا اور وزیر زادہ
کے ہاتھہ مین ہاتھہ وزیر زادی کا دینا اور یون
کہنا)

غزل ۔ دہن مانڈ ۔ تال دادرا

طرز ۔ "جمشید کا تو جام فقط ۔۔۔"

ملکہ مہر انگیز

گلشن ہوا او داس جو تو جلوہ گر ہوا
ہر چاندنی کا پہول چراغ سحر ہوا

مین کیا کہون فروغ مجہے کسقدر ہوا
تم آ گئے تو منزل خورشید گہر ہوا

دل بس رہا ہے آپکو اسکا نہین خیال
شرمہ کو دیکھتی ہون کہ مد نظر ہوا

سر تیرے پاؤن پر رہے ہر دم یہ فکر ہے
سجدہ کی آرزو نہوئی درد سر ہوا

ہوئے نظیر شام سے ٹہنڈا شب وصال
شعلہ ہوا نہ دل کا چراغ سحر ہوا

ملکہ مہر انگیز

کالی گہٹا ہے باغ ہے فصل بہار ہے
ہے مے کشی کا لطف کہ پہلو مین یار ہے

(پہر شاہزادہ کا یہ کہکر خواب استراحت فرمانا)

شاہزادہ

دلدار سے پلائے تو پہر کیون پیئین نہ ہم
جائز ہے دست یار سے پینا شراب کا

غزل ۔ دہن زلہ ۔ تال دادرا

طرز ۔ "کسی نے دل چرا لئے تو لیا ۔۔۔"

ملکہ مہر انگیز

جو بڑہکے بدر تم خلقت کہے ہلال مجہے
تمہین عروج ہو منظور ہے زوال مجہے

مبارک ایسی ہوئی عید اب کے سال مجہے
گلے لگا کے خوشی سے پری جمال مجہے

ہوئی ہے نشہ مین جام جہان نما آنکہین
اب آئینہ ہو کیونکر دلون کا حال مجہے

نظیر رخ سے ہوئے داغ سینہ کے روشن
دوالی کی ہوئی ہے شب شب وصال مجہے

دلپذیر وزیرزادہ

اجی کیا چٹکنی مٹکتی چلین — کہ ہے نشہ مے بہکتی چلین

(وزیرزادہ کا وزیرزادی کے ساتھہ ساتھہ جانا اور وزیرزادی کا ہاتھہ چھڑانا)

فتنہ انگیز وزیرزادی

تہا ملکہ نے تو چھیڑ نیکو کہا — مرے پیچھے ادھر تو کیون آگیا
کہین جاکے پڑہ رہ اوٹھا جھپ ہاتھہ — تو کیون پھر رہا ہے مرے ساتھہ ساتھہ
بہلا اب سدہے تم اپنے گہر جایئے — بس اب چلئے پھرتے نظر آیئے
ہین یون ہی کہے سو برس جاؤنگی — مین ملکہ نہین ہون جو پہنس جاؤنگی
نہین ہنستے ہین گر ہم ہوتی بخیل — ریاضت سے انسان کو ملتا ہی پہل

دلپذیر وزیرزادہ

اری چیرہ دست یہ کیا بات ہے — ملی آج قسمت سے یہ رات ہے
یہ کسطرح کی باتین ایجان ہین — کہ ہمتو اسی شب کے مہمان ہین

فتنہ انگیز وزیرزادی

نہ مجھسے یہ باتین ذرا کیجیے — یہ تحفے کسی اور کو دیجیے
یہ کیہہ تم نہ سمجھو تعلق کوئی مجھسے اس — مین جاتی ہون اب اپنی ملکہ کے پاس
خدا جانے ملکہ کو کیا کر دیا — کہ وہ ہو گئی اسقدر مبتلا
جو بندی کہین ہوتی ملکہ کی جا — تو اوسوقت تجہکو چکھاتی مزا

مقفی

نثر

دلپذیر وزیرزادہ

واہ ری قسمت کہ اودہر شاہزادہ صاحب تو وصال یار کے لطف اوٹھا رہے ہین اور ادہر ہم دل کے کہا رہے ہین۔ جی نہایت بیکل ہے۔ اسکا ہاتھہ آنا مشکل ہے۔ یہہ تو ایسی چلی گئی جیسے کمان سے تیر۔ آو ہم بہی اسکے پیچھے پیچھے چلین۔ کہان جائیگی۔

اور کتنا ستائیگی - کبہی تو ہاتہہ آئیگی -

(وزیرزادی کا چلا جانا اور وزیرزادہ کا
اوسکے پیچہے پیچہے روانہ ہونا)

پہلے ایکٹ کا اختتام پانا اور ڈراپسین کا گرایا جانا

دوسرا ایکٹ - پہلا سین

جنگل - پردہ نمبر ۵

(سب ہمراہیون کا بتلاش شاہزادہ بینظیر
صحراؤن پہرنا جب کہین پتا نہ پانا آخر کار واپس
لوٹنے کی ٹہیرانا اور یہہ زبان پر لانا)

غزل - دہن جہنجہوٹی - تال قوالی

طرز ---- "یہہ شہر عجائب کسکا ہے ." ----

ہمراہی

اب ڈہونڈتے ڈہونڈتے تہک گئے ہم شہزادہ کا کچہہ بہی پتا نہ لگا — چہوٹا ہو ہمارے ساتہ سے وہ کیا ہمیشہ ہوئی ازل سے بلا
اب ڈہونڈیں اوسے ہم جا کہاں اوسکا تو نہ کچہہ ملتا ہی نشان — بہتر ہی یہی جائیں یہان ہم سب کہیں جو ڈہونڈتے موت خدا
کہیں ہمکو ملا نہ وہ رشک چمن سب ڈہونڈ پہرے صحراؤن مین — لے اوسکے اگر ہم جائیں وطن تو شاہ کو منہہ دکہلائیں کیا
ٹہیر ہی سے بہی گہر لوٹ چلیں اوسے سب یہ حوال کہیں — مرضی مولا پہ صبر کریں انہی ہے یہ جو ہو خالق کی رضا
یہ عرض کریں اب شاہ سے جا گم جب سے بینظیر ہوا شہزادہ — ہے سب کے دلوں پہ صدمہ بڑا مٹتا نہیں یہ قسمت کا لکہا

دوسرا ایکٹ - دوسرا سین

دربار بادشاہ ختن ـ پردہ نمبر ۲

(بادشاہ کا بیٹے کے فراق مین بیقرار ہو کر کہنا)

مثنوی ـ دہن کھماچ ـ تال چاچر

طرز ـــ "وہ بگاڑا تھا کیا مینے" ـــ

شاہ ختن

شگون آج اپنا ہوا ہے برا
کوئی ہو وے مجھپر نہ نازل بلا
گیا ہے جو شہزادہ پھر شکار
اوسے ہو گئے آج دن تین چار
نہ پھر کر کر ابہی تک وہ آیا یہان
نہ ہمراہیون نے دیا کچھہ نشان
پھڑکتی ہے آنکھہ اپنی بس خیر ہو
خدایا نہ کچھہ مجھپہ اندھیر ہو

(سب ہمراہیون کا خدمت شاہ مین دست بستہ آنا اور حال گم ہو جانے شاہزادہ کا سنانا اور بادشاہ کا رونا ـ پیٹنا ـ چلانا)

غزل ـ دہن سوہنی ـ تال پشتو

طرز ـــ "وہ کل سے تو بیکل ہے یار" ـــ

ہمراہی

سنئے ای شاہ جہان ہمیہ جو گذرا ماجرا
یعنی ہم اور شاہزادہ پہونچے ایک صحرا مین جا
ناگہان اوس دشت مین آیا جو ایک خوش نظر
تھے اور شہزادہ نے اوسکا بہت پیچھا کیا
ہرنہ اوس صحرا مین ہاتھہ آیا ہمارے وہ ہرن
ہم تو تھک کر رہ گئے اور شاہزادہ گم ہوا
جب پتا ہی نہ ملا تھک کر چمن کا کچھہ نظیر
ہمکے مجبور آئے ہین خدمت مین لیکر التجا

(بادشاہ کا زار زار رونا)

مثنوی - دہن کالنگڑا - تال چاچر

طرز ـــــ " فدا جیکے ادپر ـــــ "

بادشاہ

نہ کیوں پھینکوں سر سے میں اپنے تاج ـــ میری لُٹ گئی سلطنت ساری آج
صدا افسوس اولٹی ہے آج بخت ـــ نہ باقی رہا وارثِ تاج و تخت
نہ جیتا تھا جو وہ ہوا دلکو داغ ـــ بجھا آج اس سلطنت کا چراغ
گھڑی بھر نہیں دلکو آرام ہے ـــ مجھے بادشاہت سے کیا کام ہے

(وزیر کیطرف مخاطب ہوکر کہنا)

یہی دل میں آتی ہے سُن ای وزیر ـــ کہ ہو جاؤں کفنی پہنکر فقیر

وزیر

کریں اپنی ہم عرض کیا ایجناب ـــ ہمارا بھی اس غم سے ہے دل کباب
اک اتنا تو بس ہے کہ رویا کریں ـــ یہ مرضی ہے اللہ کے کیا کریں

(بادشاہ کا کفنی پہنکر بیٹے کی تلاش میں
جانا اور وزیر کو مالک سلطنت بنانا)

غزل - دہن زلہ - تال پشتو

طرز ـــ " بام پہ پیرا جیبر کہٹ تہا شب ـــ "

بادشاہ

ڈھونڈنے نورِ نظر کو ہمتو چلتے ہیں وزیر ـــ تمکو مالک بادشاہت کا بناتے ہیں وزیر
پاسداری ملک کی کہنا دل و جان سے سدا ـــ منزلِ مقصد پہ جا کے ہم بھی آتے ہیں وزیر
تم کسی بحرِ تفکر میں نہ ہونا غوطہ زن ـــ ہم دُرِ یکتا کو اپنے جا کے لاتے ہیں وزیر
راہ کی تکلیف و راحت کا نہیں ہمکو خیال ـــ ہر گھڑی ظلِ الٰہی سر پہ پاتے ہیں وزیر

دوسرا ایکٹ - تیسرا سین

جنگل ـ پردہ نمبر ۷

(بادشاہ کا بتلاش لپر جنگل مین آنا اور اوسکے فراق مین یہ زبان پر لانا)

غزل ـ دہن زلہ کلیان ـ تال دادرا

طرز ـ "جب سے بچھڑا میرا لپر لوگو ـــ"

بادشاہ

گہ مجھے شغل اشکباری ہے ۔ اور کبھی مشق آہ وزاری ہے
دیکھئے کیا مآل ہو دل کا ۔ بیقراری سے بیقراری ہے
سارے عالم سے ہے فراموشی ۔ یاد بیٹا فقط تمہاری ہے
زیست سے ہی مراد آسایش ۔ خاک یہہ زندگی ہماری ہے
اے نظیر اب لپر کی فرقت مین ۔ جان کی اب ہمارے باری ہے

دوسرا ایکٹ ـ چوتھا سین

باغ ملکہ مہر انگیز ـ پردہ نمبر ۱۱

(شیرین مقال پری کا واسطے سیر کے پرستان سے آنا اور شہزادہ کو باغ مین سوتا ہوا دیکھکر عاشق ہو جانا اور پرستان کو اوڑا لیجانا)

غزل ـ دہن بہو پالی ـ تال پشتو

طرز — "وہ اچھا لو اسوقت تو جاتی ہون مین" —

شیرین مقال پری

دلکو میرے کج ادا یہہ بھا گیا
بانکپن اسکا بھے خوش آ گیا

زلف کا جو دم بدم مجھے آیا خیال
سانپ سا سینہ پہ اک لہرا گیا

اسنے اپنے رخسے جب الٹا نقاب
ماہ تو کیا مہر تک تھرا گیا

کل جسے دیکھا تھا مینے خواب مین
آج مجھکو وہ صنم یان پا گیا

لے اڑون یان سے پرستان کو نظیر
بس یہی جی مین میرے اب آ گیا

دوسرا ایکٹ - پانچوان سین

باغ شیرین مقال پری - پردہ نمبر ۴

(شاہزادہ کا بیدار ہوکر گھبرانا اور شیرین مقال پری کا سامنے آکر سمجھانا)

مثنوی - دہن بہاگ - تال چا چر

طرز — "یہہ کیا دہوم ہے" —

بنظیر شہزادہ

میری جان قالب مین بیتاب ہے
ہون بیدار یا عالم خواب ہے

الہی یہ کیا آج اسرار ہے
نہ ہے یار کوئی نہ غمخوار ہے

نیا ماجرا ہے نئی سیر ہے
اکیلا ہون مین اور مکان غیر ہے

شیرین مقال پری

اجی اسکاف کرو تردد ہے کیا ۔ مین لے آئی ہون تجھکو ای مہ لقا
اب اس گھر کو سمجھو تم اپنا ہی گھر ۔ کرو لطف و آرام سے یان بسر
ہنین جان تک مجھکو تمسے عزیز ۔ ہوئی آج سے مین تمہاری کنیز

مثنوی — تحت اللفظ

بینظیر شاہزادہ

بھلا اب خلاصہ یہ مجھسے کہو ۔ یہہ ہے کونسا شہر تم کون ہو
یہہ اور کیجیگا پیچھے عیان ۔ بیان کیجیے پہلے نام و نشان

شیرین مقال پری

حقیقت مین جو ہے وہ کہتی ہون صاف ۔ پرستان ہے یہ نام ہے کوہ قاف
ہون عاشق تری تجھپہ قربان ہون ۔ حقیقت مین قوم پری جان ہون
غلط تم سے ہرگز کہون گی نہ اب ۔ پری مجھکو طاؤس کہتے ہین سب
تری شکل مجھکو پیاری ہوئی ۔ دل و جان سے عاشق تمہاری ہوئی
تمہین بھی یہ لازم ہے اے میری جان ۔ کہ الفت محبت رکھو درمیان
کرو ہر گھڑی اب اپنے دل کو شاد ۔ نہ لاؤ کبھی دل مین اب گھر کی یاد

مثنوی - خود بخود - تحت اللفظ

بینظیر شاہزادہ

یہی مصلحت ہے بگاڑو نہ اب ۔ بنا کھیل سارے اوجاڑو نہ اب
جو بگڑینگے ان سے بنائینگے کیا ۔ جو کھوئینگے اسکو تو پائینگے کیا
یہان جب یہ قوم پری جان مین ۔ اکیلے ہمین ایک انسان ہین
نہ دل سے گر تو بناوٹ رکھین ۔ مناسب ہے اس سے بناوٹ رکھین
مناسب نہین انسے رکھنا ہے کد ۔ سمجھ لینگے گروہ کرینگے مدد

کبھی تو یہ قابو میں آئینگے حسن | کبھی تو ہمارے وہ پھیرینگا دن

(پھر زمرد پری کیطرف مخاطب ہو کر کہنا)

مجھے بھی تمنا تھی اس بات کی | تلف مینے وان مفت اوقات کی

تجھے اے پری اب نہیں ہی یہ زیب | کہ لیکر میرا دل کرے تو فریب

شیرین مقال پری

اجی وله یہ خو ہے انسان کی | یہ عادت نہیں ہے بنی جان کی

دغابازی انسان میں لاریب ہے | ہماری تو یہ قوم میں عیب ہے

(پھر پری کا پہلو میں بٹھانا اور خمسہ گاکے

خواب استراحت فرمانا)

خمسہ - دہن بہردین - تال وادرا

طرز۔ "وہ انکھوں میں رہتی تھی تصویر۔۔۔"

شیرین مقال پری

طپش دل نے دکھایا یہ اثر آج کی رات | ہاتھ میں آئی میری زلف و کمر آج کی رات

بخت بیدار ہوا اپنا مگر آج کی رات | ہے جو آغوش میں یہ رشک قمر آج کی رات

ماہ ہالہ میں ہوا تا بہ سحر آج کی رات

بس یہی ہے مجھے مرغوب بلائیں لیلون | منھ کی تیرے کسی اسلوب بلائیں لیلون

پاس آ دے میرے محبوب بلائیں لیلون | زلف مشکین کی تیرے خوب بلائیں لیلون

صدقے تجھپر میں کرون جان و جگر آج کی رات

مدت العمر مین اک مرتبہ پائی شب وصل | لاکھ تدبیر سے دی ہمکو دکھائی شب وصل

اپنی تقدیر بڑی زور سے لائی شب وصل | برسون نالان رہی تب کہیں آئی شب وصل

سو ہی نالہ نے دکھایا یہ اثر آج کی رات

میری خاطر سے ذرا آج کی شب چھپ جانا | یعنی بانگ سحری لب پہ نہ اپنے لانا

پسِ دیوار ہی زنہار نہ میرے آنا ۔ ہے شبِ وصل کہین شام سے مت چلانا
رہیو خاموش ذرا مرغ سحر آج کی رات

دوسرا ایکٹ ۔ چھٹا سین

باغ ملکہ مہر انگیز ۔ پردہ نمبر ۱۱

(شاہزادی کا جاگنا اور شاہزادہ کو پہلو مین نہ دیکھکر گہبرانا اور یہ زبان پر لانا)

غزل ۔ دہن کافی ۔ تال پشتو

طرز "کیا کہون اے بندہ پرور ۔"

ملکہ مہر انگیز

اوٹہکے پہلو سے میرے وہ دلربا جاتا رہا ۔ حیف دیکھو ہاتہہ مین سے مدعا جاتا رہا
ہجر مین اسواسطے ہی مجہکو خواہش موت کی ۔ تجہہ بغیر اے یار جینے کا مزا جاتا رہا

(خواصون پوچہنا)

مثنوی ۔ دہن بہاگ ۔ تال چاچر

طرز "یہ کیا دہوم ہے آج تو بے حیا ۔"

ملکہ مہر انگیز

اری او خواصو مجہے دو بتا ۔ کہ شہزادہ میرا کدہر کو گیا
ہتین باری یہ تم ہوشیاری نہ کی ۔ کہ اتنی بہی خدمت گذاری نہ کی
بہلا کوئی رہتا ہے یون بیخبر ۔ نہ اتنا بہی دیکہا گیا وہ کدہر

خواصین

بلاشک یہ ہے سب ہمارا قصور | مگر سچ تو یہہ بات ہے اے حضور
ہمین چاندنی رات کی بہا گئی | ہوا سرد چلتی تہی نیند آگئی
تہین زندہ پہ مردونکی حالت رہی | سحر تک نہ چونکین یہ غفلت رہی
قدیمی تمہارے نمکخوار ہین | سزا ہو جو سب کی سزاوار ہین

ملکہ مہر انگیز

جہان مین کسیکا نہین کوئی یار | مسافر کی الفت کا کیا اعتبار
نصیب ان لٹے لوگو ہمارے نہون | کہ گہر چہٹے اپنے سدا مارے نہون
یہ کیونکر کہون داغ وہ دیگیا | مگر اوسکو شاید کوئی لیگیا
گوارا کیا چہٹنا مان باپ سے | بجاتا کبہی سو برس آپ سے

(بحالت بیقراری)

غزل - دہن بروا - تال پشتو

طرز ــــ "وہ گہر سے یان کون خدا ــــ"

ملکہ مہر انگیز

آہ مین کس سے کہون حال دل زار تمام | میرا قصہ نہین ہونیکا یہ زنہار تمام
لے خبر بہر خدا آکے مسیحا میری | کوئی دم مین یہ ترا ہوتا ہی بیمار تمام
گہر سے نکلا پئے تفریح جو وہ غیرت گل | ہوگئے رشک چمن کوچہ و بازار تمام
کچہہ کسیکو نہ رہا دیر و حرم سے مطلب | شیفتہ تجہپہ ہوے کافر و دیندار تمام
غم فرقت نے میرا کام کیا اب یہہ نظیر | ہاتہہ ملتے ہی رہے مونس و غمخوار تمام

(غم جدائی شاہزادہ مین دلپذیر وزیر زادہ کا زار زار رونا)

مثنوی - جوپوری ٹوڑی - تال چاچر

طرز "وہ ارے ہای رے ہائے۔ ـــ"

دلپذیر وزیرزادہ

گیا تو کدہر امیر بے نظیر | کہان ہے تو اے شاہ تاج و سریر
بہن تیرے لیے چھوٹا مان باپ سے | تو یان بھی جدائی ہوئی آپ سے
یہ کیا ہم پہ آفت الہی ہوئی | کہ چارون طرف روسیاہی ہوئی

غزل - دہن جھنجوٹی - تال پشتو

طرز "ہے ارے تو کون کیون آیا یہان۔ ـ"

ملکہ مہرانگیز

ہمنشین اوسکی خبر آتی نہین | زندگی اپنی نظر آتی نہین
رات ہوجاتی ہے اپنی روز حشر | روبرو شکل سحر آتی نہین
نالۂ بے لطف سے کیا فائدہ | لب سے آوپر اثر آتی نہین
ہتی کمر یا قدرت پروردگار | وہم مین اوسکی کمر آتی نہین

(شاہزادی طرف دلپذیر کا مخاطب ہو کر کہنا)

مثنوی - دہن پیلو - تال چاچر

طرز "وہ کہون کیا فلک کا ستایا ہون مین۔ ـ"

دلپذیر وزیرزادہ

کہون ای قمر تجہسے کیا جی کا حال | مجھے زندگی تنگ ہے اپنی وبال
ہے دنیا مین سب کے لئے ایک غم | خدا نے دیے ہین اب مجھے دو الم
ہے پہلا تو یہ غم سن اے رشک ماہ | کہ چھوٹا ہے مجھسے مرا بادشاہ
وہ ہے دوسرا یہ الم میری جان | کہ آفت مین ہے پڑ گئی تیری جان
اب اس دل کو مطلق سہارا نہین | ترا رنج مجھکو گوارا نہین

نکلتا ہون اب یہان سے بنکر فقیر — کہ شاید وہ ملجائے بدر منیر

ملکہ مہر انگیز

جو تو بہی یہان سے چلا جائیگا — تو پہر چین کیونکر مجہے آئیگا
بہلتی ہون کچہہ تیری باتون سے مین — تجہے کہوؤن کسطرح ہاتہون سے مین

دلپذیر وزیر زادہ

کہون کیا کہ ہون قید غم مین اسیر — رہون خاک جب ہو نہ وہ بینظیر
یہہ صدمہ ہہ شب و روز دیکہا کرون — نہین مانتا جی صبر اکیا کرون

ملکہ مہر انگیز

اگر چاہتا ہے یہی جی تیرا — تو راضی ہون مین جسمین تیری رضا
خدا حافظ و ناصر اب جائیے — بہت جلد پہر شکل دکہلائیے

(وزیر زادہ کا جانا)

فتنہ انگیز وزیر زادی

خدا حافظ و ناصر ایجان مگر — یہ تو لوتلے کی بہی ہے کچہہ خبر
لنگوٹے کو آگے بڑہا لیجئے — کرامات داتا چہپا لیجئے

دلپذیر وزیر زادہ

رفتیم و بردیم داغ تو بدل — وادی بوادی منزل بمنزل

(شاہزادی کا بحالت بیقراری یہ زبان پر لانا)

غزل - دہن کالنگڑا - تال قوالی

طرز — ”آئے ہین خدمت مین تیری ناچنے گانیکو ہم“ —

ملکہ مہر انگیز

آہ کا سینے ذرا اوسپر اثر ہوتا نہین — اوسکا اس جانب کبہی بہولے گذر ہوتا نہین
ہوگیا میری کمر کا دہیان ہی مجکو بال — کون کہتا ہے میان موئی کمر ہوتا نہین

حسرتون ہی مین موئے اسکندر و دارا و جم — سیر دنیا سے غرض کوئی بشر ہوتا نہین
رنگ فق صبح جدائی کا سے کیونکر نہو — چاک کب آہون سے دامان سحر ہوتا نہین
نفع پہونچا خلق کو حاصل یہی ہے اے نظیر — وہ شجر کس کام کا جسمین ثمر ہوتا نہین

دوسرے ایکٹ کا اختتام پانا اور ڈراپ سین کا گرایا جانا -

تیسرا ایکٹ — پہلا سین

باغ — پردہ نمبر ۱۱

(بحالت بیقراری)

غزل - دہن بکوو - تال دادرا

طرز — " دیکھو طاؤس کر رہے ہین پکار " —

ملکہ مہر انگیز

لیکے کوئی خبر نہین آتا — رحم اوسکو مگر نہین آتا
چشم تر مین سوائے صورت یار — کوئی مجھکو نظر نہین آتا
تو نہین ہے جو میرے پہلو مین — خوش مجھے اپنا گھر نہین آتا
تو ہی ہمدم بتا ذرا بیٹھ — آہ مین کیون اثر نہین آتا

تیسرا ایکٹ — دوسرا سین

جنگل — پردہ نمبر ۱۱

غزل — دھن کالنگڑا — تال پشتو

طرز — "خواب مین کوئی" —

(بلباس فقیرانہ)

دلپذیر وزیرزادہ

یاالٰہی کب ملیگا وہ جوان سرو قد	روز و شب پڑھتا ہون آیۂ قل ہو اللہ احد
وردِ جان اپنا سمجھتا ہون تجھے اے گلبدن	رات دن مجھکو وظیفہ ہی ہے اللہ الصمد
لم یلد کوئی نہین دنیا مین لیکن اے خدا	دو جہان تیرا ولم یولد جو سکتا ہو مسند
ذات ہے اوسکی فنا سب جگ فنا فی اللہ ہے	اوّل و آخر و رحیم لیکن ولم یکن لہ کفواً احد

تیسرا ایکٹ — تیسرا سین

باغ ملکہ مصر انگیز — پردہ نمبر ۱۱

(بحالت بیقراری)

غزل — دھن کلیان — تال دادرا

طرز — "دل مین اندیشہ اپنے لانا" —

ملکہ مصر انگیز

جب مرے گھر سے دلربا نکلا	دل بھی پہلو سے ہو خفا نکلا
دل جو چھیڑا گیا تو کیا نکلا	نام دلبر کا بس لکھا نکلا
جان و دل عشق مین گئے افسوس	اوسکے منھ سے نہ مرحبا نکلا
جسکو سمجھے تھے باوفا یارو	کیا غضب ہے کہ بیوفا نکلا
بوئے گل تو کبھی نہ لائی یہان	تجھ سے مطلب نہ اے صبا نکلا

تیسرا ایکٹ۔ چوتھا سین

جنگل ۔۔ پردہ نمبر ۳

(بلباس فقیرانہ)

غزل۔ دہن بہیرون۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔۔ "بیچ ہے وہ بیوفا تو ۔۔۔۔"

دلپذیر وزیر زادہ

گو کہ ایک مدت مین گشتہ بیابان مین رہا ۔۔ پر نہ شہزادہ ملا ہر سمت حیران مین رہا

ہی جو اوس گل کی دل مایوس کو ہر دم تلاش ۔۔ اسلیئے ہر چارسو افتان و خیزان مین رہا

سارا عالم ڈہونڈ مارا پر نہ تو مجھکو ملا ۔۔ اب ہوا معلوم شاید تو پرستان مین رہا

ہائے میرے بخت نے اوس تک رسائی کچہہ نہ کی ۔۔ روز گریان مین رہا ہر وقت نالان مین رہا

واہ رے قسمت کہ اب تنہا رہا صحرا نورد ۔۔ اور کبھی مین صحبت گلہائے خندان مین رہا

کیجیے میری مدد ای خضر اب بہر خدا ۔۔ دشت وحشت ناک مین اب تک پریشان مین رہا

جب نہ دیکھی تیری صورت مینے یان پر بے نظیر ۔۔ ہوگے مایوس ایسے نظیر اب اس نیستان مین رہا

(دیکایک وزیر زادہ سے اوس دشت مین ایک شاہ صاحب کا ملنا اور یہہ زبان پر لانا)

غزل۔ دہن سارنگ۔ تال قوالی

طرز ۔۔ "مجھے اید دست تیرا ہجراب ایسا ستاتا ہے ۔۔۔"

شاہ صاحب

نگاہ عشق سے ہم دمبدم اللہ کہتے ہین ۔۔ شراب شوق جب پیتے ہین بسم اللہ کہتے ہین

خبر کیا ہے تجھے اس عشق کے کوچہ کی ای زاہد ۔۔ یہ منزل عشق ہے جسکو فنا فی اللہ کہتے ہین

پلایا جام وحدت کا ہمین جبسے ساقی نے ۔۔ جدہر ہم دیکھتے ہین ثم وجہ اللہ کہتے ہین

ہوئے ہم اپنی ہستی سے گم اوس عالم کے صحرا مین
ہمین سب صاحب عرفان بقا باللہ کہتے ہین

(بلباس فقیرانہ) خودبخود

دلپذیر وزیر زادہ

نثر مقفیٰ

اہا ہا آج بعد مدت کے ہمارے طالع نے یہ راہ دکھلائی - جو ایسے حضا کی صورت نظر آئی - اب انکے پاس جاکر سب احوال اپنا کہون - شاید انکی مدد سے اپنی منزل مقصود کو پہونچون

(قریب جاکے)

مثنوی - تحت اللفظ

مرا شاہ صاحب کو پہونچے سلام
ہوا ہے یہ خدمت مین حاضر غلام
اوٹھا کر بڑی محنت آیا ہون مین
ہے فریاد غم کا ستایا ہون مین

شاہ صاحب

بتاؤ کہ تم کون ہو کیا ہے نام
یہان آئے ہو کسلئے کیا ہے کام
کیا راہ کا بھی نہ خوف و خطر
ہوا کسطرح سے یہان تک گذر

(زار زار روکر)

دلپذیر وزیر زادہ

مرا شاہزادہ گیا مجھسے چھوٹ
فلک نے لیا ہے مجھی ہائے لوٹ
مری عرض اب یہ سماعت کرو
برآمد کے مطلب کی صورت کرو

شاہ صاحب

پکڑ تو ذرا اپنے دل مین قرار
نہ اسطرح ہو اپنا حال زار
جو دنیا مین ہے تو کہان جائیگا
پرستان تک سے چلا آئیگا

(تالی بجا کر جنون کیطرف مخاطب ہو کر کہنا)

ارے جنون جاکر کرو تم تلاش — کہ ہے کس جگہہ اوسکی اب بود و باش
سراغ اوسکا جلدی لگا لاؤ تم — جو ملجائے اوسکو اوٹھا لاؤ تم

(جنون کا جانا شاہزادہ کا اوٹھا لانا)

جن

ملا ہے ہمین قاف مین یہ حسین — یہی شاہزادہ وہ ہے بالیقین
بڑی محنتون سے لگایا پتا — یہہ شیرین مقال پری کے گھر ملا

(وزیرزادہ سے ملکر شاہ صاحب سے عرض کرنا)

بنظیر شاہزادہ

جہانپن رکھے حق تمہین شادمان — بیان کیا کرون آپکی خوبیان
کہ شیرین مقال پری کے گہر سے — چھڑایا ہے مجھے آپنے قید سے
خوشی سے اجازت اگر پاؤن مین — تو رخصت ہو حضرت سے اب جاؤن مین

(جنون سے)

شاہ صاحب

ارے جنون اب جاؤ تم لیکے ساتھہ — پکڑ ہاتھہ مین اپنے لو انکے ہاتھہ
یہ دونون جو ہینگے میرے مہمان — بٹھا اپنے کاندہے پہ تم ہو روان
غضب کی جو ہے راہ مین ایک باغ — معطر گلون سے ہو جسکے دماغ
نہ تکلیف ہو انکو کچھہ زینہار — اوسی باغ مین جاکے دینا اوتار

(شاہ صاحب سے)

دلپذیر وزیرزادہ

کہین پہر نہ لوٹین سیہ ہائے بخت — مجھے شاہ صاحب تردد ہے سخت
کہ پہر وہ پری آنکر ایک رات — اوڑا لیجائے اسے اپنے سات
کوئی ایسا تعویذ ہمکو ملے — کہ پہر اسپہ قابو نہ اوسکا چلے
کسیطرح پہر وہ ستانے نہ پائے — کبہی پاس تک اسکے آنے نہ پائے

(تعویذ دیکر)

شاہ صاحب

لو تعویذ یہ تمکو مینے دیا — بند ہا اسکو بازو پہ رکھنا سدا
نہو گا کبھی آج سے یہ ہراس — پہری کیا فرشتہ نہ آئیگا پاس

(جانا)

تیسرا ایکٹ — پانچوان سین

باغ ملکہ مہر انگیز — پردہ نمبر ۱۱

(بحالت خوشی)

غزل — دہن کلیان تال پشتو

طرز — وہ توبتان سنگدل ہیں —

ملکہ مہر انگیز

اوسکے کوچہ سے نسیم جانفزا آنیکو ہے — اس دل بیمار کے حق میں دوا آنیکو ہے
بلبلین پہرتی ہین گلشن مین خوشی کے چہچہے — پہولے ہین گل اسلیے باد صبا آنیکو ہے
آسمان پر سرنگون ہی آج غیرت سے ہلال — کیا ہمارے پہلو مین وہ ماہ لقا آنیکو ہے
کیون نہ اب ہم اس دل ناشاد کو شاداں کرین — زندگی کا لطف صحبت کا مزا آنیکو ہے
بیطرح بل کہا رہی ہے آج اوسکے رخ پہ زلف — تیرے سر پر اے شہ خطہ بلا آنیکو ہے

تیسرا ایکٹ — چہٹا سین

باغ شیرین مقال پری — پردہ نمبر ۴

(بیدار ہو کر)

شیرین مقال پری

نہ پہلو مین وہ دُرِّ نایاب ہے
ہون بیدار یا عالمِ خواب ہے
ارے یہ غضب ہائے کیا ہو گیا
کہ معشوق مجھسے جدا ہو گیا
وہ تہا کون یان سے اوڑا لیگیا
جو پہلو سے میرے اوٹھا لیگیا
نہین دل سے جاتاہے اوسکا دہیان
چلون ڈہونڈون اب وہ ہی پیلا کہان

تیسرا ایکٹ — ساتوان سین

باغ ملکہ مہر انگیز — پردہ نمبر ۱۱

(بحالت خوشی)

غزل — دہن زلہ — تال دادرا

طرز — "ہے شب کا قافلہ" —

ملکہ مہر انگیز

قدم چمن مین یہ کس گلعذار کا پہونچا
دماغ عرش پہ فصلِ بہار کا پہونچا
قریب وقتِ ملاقاتِ یار کا پہونچا
کہ خط بہی آیا ہے پیرچہ بہی تار کا پہونچا
گئے فراق کے دن آئے وصل کے ایام
خزان گذر گئی موسم بہار کا پہونچا

(سب کا ہم بغل ہو کر ملنا)

ابیات — تحت اللفظ

ملکہ مہر انگیز

ارے چپ گیا تھا کہ ہر ماہ تو
گیا بھول یوں ہمکو اللہ تو

نہ کھاتی تھی کھانا نہ سوتی تھی مین
ترے غم مین دن رات روتی تھی مین

طبیعت پہ کچھہ زور چلتا نہ تھا
مین بہلاتی تھی دل بہلتا نہ تھا

سحر سے اسطرح ہوتی تھی شام
بجز اشکباری نہ تھا اور کام

بینظیر شاہزادہ

ضنم مین بیان کیا کرون اپنا حال
کہ تجھسے زیادہ تھا مجھکو ملال

گرفتار قید بلا مین رہا
مصیبت مین تجھسے سوا مین رہا

وہ تہا کون غم جو اوٹھایا نہ تھا
تو رولی ہی مینے رونے پایا نہ تھا

میری نسبتون سے تمہین عید تھی
مجھے غم بھی کرنیکی تاکید تھی

(شاہزادہ سے)

غزل دھن زلہ پیلو - تال پشتو

طرز ــــ "درد دل کا کوئی پہلو ــــ"

شیرین مقال پری

کھڑی ہون دیر سے مشتاق اک نظر دیکھو
تمہین خدا کی قسم ای ضنم ادھر دیکھو

اوٹھاؤ انکھہ یہ کیا شرم ہی خدا سے ڈرو
کیکی جان کا ہو جائے گا ضرر دیکھو

تمہارے عشق کے شعلہ نے دل جلا ڈالا
ہماری آہ سے اوڑنے لگے شرر دیکھو

نظر تو غیر سے تمنے ملائی اے پیارے
نشانہ ہو گیا کسکا دل و جگر دیکھو

ابھی نہ حال نظیر جگر نہین معلوم
ہمارے سینۂ سوزان پہ ہاتھہ دہر دیکھو

(شاہزادہ کیطرف قدم بڑہا)

مثنوی - دھن جوگیا اساوری - تال چاچر

طرز ـــ "یہ کیا بکتی ہوئی ـــ"

جن

تو ہرگز بڑہانا نہ آگے قدم — کہ جیتا نہ چہوڑینگے پہر تجہکو ہم
یہین سے جو کرنا ہو کر لو کلام — نہین گہر کو پہر جاؤ بس والسلام

(شاہزادہ سے

ہماری یہ اب عرض سنئے حضور — کرے گی یہ باتین کہڑی ہو کے دور
مجال اسکی اتنی نہین پاس آئے — ابہی قتل ہو جائے گر کچہہ سنائے

(پری سے)

بینظیر شاہزادہ

کہو کسطرف آپ آئی ہین آج — کہان اپنی تشریف لائی ہین آج
ہوا قصد پہر صید کرنیکا کیا — ارادہ ہے پہر قید کرنیکا کیا

شیرین مقال پری

میری عرض اب سن تو اے بینظیر — مرا دل کیا تو نے اپنا اسیر
اطاعت مین رہتے تہے تم صبح و شام — اور اب ہمسے کرتے ہو ایسے کلام
کہا ہے بزرگون نے یہ بار بار — کہ انسان کا کچہہ نہین اعتبار
کیا تمنے ہمکو جو اپنے سے دور — محبت کا بدلہ یہی تہا حضور
اجازت ہو تو روز آیا کرون — فقط دور سے دیکہہ جایا کرون

(شیرین مقال پریکا یہہ کہکر غائب ہو جانا)

سنا ہے جہان قابل دید ہے — کہین ہے محرم کہین عید ہے
کہین سوز ہے اور کسی جا ہے ساز — یہی ہے جہان کا نشیب و فراز

تیسرے ایکٹ کا اختتام پانا اور ڈراپ سین کا گرایا جانا

چوتہا ایکٹ ـــ پہلا سین

دربار بادشاہ حلب - پردہ نمبر ۹

(بادشاہ سے)

غزل - دہن جوگیا اساوری - تال چاچر

طرز - "ارے دیو تو ہے یہ کیا بک رہا"

مخبر خواجہ سرا

نئی آج اک مین سناؤن خبر | ہے گلشن مین اک نوجوان سیمبر
جدائی بہت اوسکی دشوار ہے | کہ ملکہ اوسی سے گرفتار ہے
نہین خوف باقی کسیکا ہے اب | اوسی جا پہ رہتا ہے وہ روز و شب

بادشاہ

ارے تو ابھی یہاں سے گلشن جا | کہ اون سب کو جلدی میرے پاس لا
رعایت کسی کی نہ کرنا ذرا | نہین تیرے سر پہ پڑیگی بلا

چوتھا ایکٹ - دوسرا سین

جنگل - پردہ نمبر ۳

(بلباس فقیر بتلاش لپر نور نظر بینظیر شاہ ختن)

غزل - دہن نزلہ - تال چاچر

طرز - "بہت ہون الم کا ستایا"

بادشاہ ختن

نہ اتبک ملا ہمکو پیارا ہمارا ہوا عیش برباد سارا ہمارا
نیا یا پتا ساری عالم مین ڈہونڈا کہان جا چھپا ماہ پارا ہمارا
مقدر نے اوسکی دکھائی نہ صورت نہ چمکا ابہی تک ستارا ہمارا
اندہیرا جہان مین نظر آیا ہمکو گیا جب سے آنکھون کا تارا ہمارا
اوٹہائین کہانتک غم بار ہستی یہان سے ہے بہتر کنارا ہمارا
میسر ہوا داغ دل اہے نظیر کیا غم نے دل پارا پارا ہمارا

چوتھا ایکٹ - تیسرا سین

باغ شہزادی - پردہ نمبر ۱۱

(خواجہ سرا)

ابیات — تحت اللفظ

مخبر

چلو جلد تم سب سبہی کے سانتہ اب کہ سلطان نے تمکو کیا ہے طلب
کہیں سن لیا ہے تمہارا جو حال بہت اونکے دل کو ہوا ہی ملال
رہے تم بہت نشۂ الفت مین چور ذرا اسکا چکہنا ہے تمکو ضرور
نہ اب باغ چلنے مین اب کیجیے بس اب میرے ہمراہ ہو لیجیے

چوتھا ایکٹ — چوتھا سین

جنگل — پردہ نمبر ۳

(سب کو ہمراہ لیجانا)

غزل — دہن کالنگڑا - تال دادرا

طرز — "وہ مہمان کو اوٹہاتے ہین۔ —"

(بحالت بیقراری)

شیرین مقال پری

رنج فراق یار مین جان کو گہلا لیا — غم کہایا اسقدر کہ مجہے غم نے کہا لیا
دل دیکے ہمنے یار کو رنج و بکا لیا — افسوس کیا دیا اوسے اور اوس سے کیا لیا
دلبر مین ہے عزیز یہ دلبر سے ہے گلہ — دشمن کو دوست دوست کو دشمن بنا لیا
عاشق سے تیرے عشق کا صدمہ نہ اوٹہ سکا — مانا کہ کوہ ہجر کا سر پہ اوٹہا لیا
فریاد اب کسی کا کوئی آشنا ہین — دنیا کو ہمنے خوب طرح آزما لیا

چوتھا ایکٹ — پانچوان سین

دربار بادشاہ حلب - پردہ نمبر ۹

(سب کو ہمراہ دربار مین لانا)

مثنوی - دہن جہنجوٹی - تال چاچر

(طرز — "وہ خداوند دنیا مین دایم —"

مخبر خواجہ سرا

بجا آپکا حکم لایا شتاب | یہ حاضر ہین اے شاہ عالیجناب

(شاہزادی سے غصہ ہو کر)

بادشاہ

ارے بے حیا تونے یہ کیا کیا | کہ ایک اجنبی پاس اپنے رکہا
نہ آیا تجہے خوف سلطان کا | کیا کام تونے یہ شیطان کا
گیا کسطرف کو یہ تیرا خیال | تجہے اب کرونگا پراگندہ حال
نہ کیونکر کرون تجہکو جان سے ہلاک | کہ دنیا مین کٹوائی اب تونے ناک
تو اے شوخ اب قابل دار ہے | عبث اس سزا کی سزاوار ہے

(دست بستہ ہو کر)

ملکہ مہر انگیز

بلا شک شہا مین خطا وار ہون | سزا ہو جو مجہکو سزاوار ہون

غزل — دہن کہماج — تال قوالی

طرز — " جہان مین بس لطف . — "

(شاہ کیطرف مخاطب ہو کر)

ملکہ مہر انگیز

دلا نجیر مین کیون ہی اتنے دہیان کیا ہی خیال کیا ہے | ملا تو انہین دیکہا تو صورت مجہے ہی حیرت کہ حال کیا ہے
یہی ہتا روز ازل سے لکہا تو امر شدنی مین کیا ہی چارہ | جو ہنا گنہ رہا سو گذرا صاحب گذشتہ کا پہر ملال کیا ہے
کرون برائی تو ہو بہلائی کرون بہلائی تو ہو برائی | غریق رحمت ہون مین سراپا کہ اس زمانہ کا حال کیا ہے
ہین خاک سے سب جہان مین تو خاک مین آخرش ہی ملنا | پہر انکو رنج زوال کیا ہی انہین نوید کمال کیا ہے
تو کر رحیمی تو کر کریمی تو کر سمیعی تو کر بصیری | کہ دیکہ فریاد دل شکستہ کا تیری اسوقت حال کیا ہے

(رو کر)

غزل - دہن سارنگ - تال قوالی

طرز "باپ کا بہر خدا مو بمو دے نام بتا۔۔۔"

شاہزادہ

جان بری اب تری اے بلبل ناشاد نہین
جان لینے کو اجل آئی ہے صیاد نہین

اقربا چھوٹے وطن چھوٹا احبا چھوٹے
عالم عشق مین مجھسا کوئی آزاد نہین

آج یہ کیا ہے مجھے کب ہوا رنج نصیب
روز اول ہی سے ایجان مین دلشاد نہین

ای جنون کون ہے اب اتنا کا دینے والا
قیس جنگل مین نہین کوہ پہ فرہاد نہین

نام رہتا ہے سخنور کا سخن سے باقی
گرچہ ناسخ نہین آتش نہین آباد نہین

بخت واژدن کا کرین کس سے گلہ ہائے نظیر
ہمسے مظلومون کا سنتا کوئی فریاد نہین

(جلاد سے)

ابیات ——— تحت اللفظ

بادشاہ حلب

تامل نہ زنہار جلاد کر
ہر ایک طرح کی انپہ بیداد کر

سرون پر تو اب انکے تلوار کھینچ
بہت جلد انکو سوئے دار کھینچ

(دست بستہ ہو کر بادشاہ سے)

وزیر

روا رکھیہ نہ اے شاہ انپر جفا
سنا ہے یہ مینے بھی سب ماجرا

تردد نہ اس بات مین کیجیئے
مری عرض جو ہے وہ سن لیجیئے

کہ شہر ختن مین جو ہے بادشاہ
لکھا جس نے نامہ تھا باعز وجاہ

یہ نامہ مین مضمون تھا اوسنے لکھا
کہ ایک طفل میرا ہے کھویا گیا

پتا اوسکا لگ جائے تمکو اگر
تو کرنا روانہ اوسے میرے گھر

ہوا مجھکو اب اسکا معلوم حال
وہی شاہزادہ یہہ ہے نونہال

وہی شاہزادہ یہہ ہے ای حضور
بس اب عقد ملکہ سے کیجے ضرور
کہ ہے یوں ہی حکم نبی و خدا
شریعت مین پھر آپ کو عذر کیا

(وزیر سے)

بادشاہ

اگرچہ وہی شاہزادہ ہے یہہ
ہمارا بھی بس اب ارادہ ہے یہہ
کہ ہے گر یہہ شاہ ختن کا پسر
تو ہے اسکی شادی بصد کر و فر
شریعت مین ہمکو نہین کچھہ کلام
کرو انکی شادی کا اب اہتمام

غزل - دہن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز ــــ "دل کو ہمارے عشق بت ــــ"

(ملباس فقیر بتلاش پسر مینظیر آنا
سب کا اداب بجالانا بادشاہ و بیٹے سے
ہم آغوش ہوکر ملنا ملانا بعدہ شادی کی
مبارکباد گانا)

بادشاہ ختن

صد شکر آج ہمکو ہمارا پسر ملا
سب کچھہ ملا جو ہمکو یہ رشک قمر ملا
جس گل کی ہمکو عالم گلشن مین تہی تلاش
وہ آج زندگی کے شجر کا ثمر ملا
دم بہر بہی جسکے ہجر مین دلکو نہ تہا قرار
فضل خدا سے آج وہ لخت جگر ملا
جسکے بغیر آنکہو مین عالم سیاہ تہا
مدت کے بعد آج وہ نور نظر ملا
تہی جسکی جستجو ای مطلبر ہمکو رات دن
وہ راحت جان آج جوان سیمبر ملا

مبارکباد ــــ دہن بہیروین - تال پشتو

طرز ــــ "شادی جلوہ گلفام مبارک ہووے ــــ"

راگ شگران

جلوۂ محفل دلدار مبارک ہووے — شمع رخسار کا دیدار مبارک ہووے
کنگنہ ہاتھون مبارک ہو تو سر پر سہرا — تن پہ شاہانہ زرتار مبارک ہووے
ہا بہتر رہین دلشاد عروس نوشاہ — عیش و عشرت سے بہم یار مبارک ہووے
یا الٰہی رہے دولہ کو مبارک دلہن — ماہ کو مہر پہ انوار مبارک ہووے

سیکڑون صدمے سہے سب نے تری فرقت مین
اے تنظیر اب گل و گلزار مبارک ہووے

تماشہ کا اختتام پانا اور ڈراپ سین کا گرایا جانا
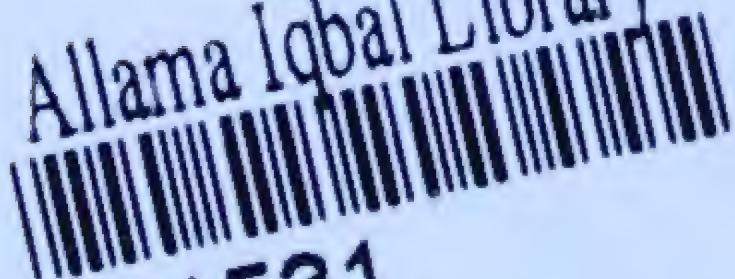
تمت بالخیر

خلاصہ اشتہار عام

دی لائٹ ننگ آف انڈیا تھیٹریکل کمپنی

اس کمپنی کے تقرر کا یہ منشا ہی کہ اہل ہند کو افعال قبیحہ کے بد نتایج
اور اعمال حسنہ کے نیک ثمرے بذریعۂ فن ناٹک نصیحتاً دکھائے
جاویں اور بغرض حصول منشاء مذکور ضرور یاتیں ایسی
متعلق ہون عمل مین آئین - اس کمپنی نے اکثر ایسی ہی تماشے
جو عمدہ نتیجے بخشین کتب تواریخ و قصص معتبرہ سے لیے ہین اور
اُنکے مضامین عربی - ہندی - انگریزی عروض کی مختلف بحرون
مین بزبان فصیح اردو نظم کیے ہین - یہ کمپنی ہر شب مین ایک جلسہ
شاہانہ تماشا ناٹک گوناگون پردون زرق برق پوشاکون
اور عجیب و غریب شعبدون سے عمدہ ساز و سامان کے ساتھ دلکش راگ
راگنیون مین بکمال خوبی و خوش اسلوبی دکھلاتی ہی اور اختتام
تماشہ پر نتیجہ ناٹک نصیحتاً سمجھاتی ہے چھوٹے تماشون کے بعد بڑی
دل لگی کی ایک نقل بھی کیجاتی ہے - ہر یوم تماشہ کو اشتہارات
متضمن شرائط جلسہ معہ خلاصہ مضمون تماشہ تقسیم کیے جاتے ہین
جنکے پیش نظر ہونے سے مطالب تماشہ ہر شخص کی سمجھ مین بخوبی
آتے ہین اس کمپنی کی اکثر تماشون کی کتابین طبع ہو چکی ہین
اور وہ تماشہ گاہ مین فروخت کے واسطے موجود ہوتی ہین
جو صاحب اُنکو خرید فرماتے ہین وہ تماشے کا پورا پورا حظ اُٹھاتے ہین
یہ کمپنی عموماً ٹکٹ پر تماشے دکھلاتی ہے مگر طلب فرمانے سے روساے
نامدار کے در دولت پر بھی جاتی ہے - انگریزی عملداری مین ریلوے سفر مین
باستثناے سیلون کے اخراجات طلبی کمپنی بابت طیاری اسٹیج پانسو روپیہ
اور بابت کرایہ و بار برداری فی میل پانچ روپیہ - اور روانگی کی تاریخ
سے یوم واپسی تک جن راتون مین تماشہ نہو سکے فی شب پچاس روپیہ
مقرر ہے - اور معمولی اُجرت تماشہ چار تماشون کے لیے ایکہزار روپیہ
آٹھ تماشون کے لیے ڈیڑھ ہزار روپیہ بارہ تماشون کے
لیے دو ہزار روپیہ سولہ تماشون کے لیے ڈھائی ہزار روپیہ
بتیس تماشون کے لیے چار ہزار روپیہ بعدہ فی
تماشہ سو روپیہ مقرر رہے - اور انعام و اکرام رئیس کی
ہمت و قدردانی پر منحصر ہے - اطلاع طلبی کم از کم ایک ماہ بیشتر
ضرور ہے اور پانسو روپیہ پیشگی کا دستور ہی - مگر سیلون اور
ہندوستانی عملداریون مین یا جہان ریلوے لین ابھی نہین ہے
کل اخراجات و محصول مندرجہ اشتہار ہذا بشرح دو چند
ہو گی - شرح محصول داخلہ مندرجہ اشتہار ہذا کبھی کبھی
خاص مصلحت سے کم و بیش بھی کیجاتی ہے اور اسکی اطلاع
بذریعہ نرخ نامہ کے جو در تماشہ گاہ پر آویزان رہتا ہی دیجاتی ہی
جو صاحب اس کمپنی سے خط و کتابت کیا چاہین وہ اپنا مکاتبہ
بمقام شہر آگرہ محلہ کمبوہ ٹولہ مطبع الٰہی آگرہ مین بنام مالک مطبع
روانہ کرین کیونکہ کمپنی اپنے ہر کوچ و مقام سے اطلاع دیتی رہتی ہے
یعنی جناب محمد عبدالحکیم صاحب نمبر و پرائٹر کمپنی مذکورہ ہمیشہ معمولی
طور پر مطبع سے خط و کتابت رکھتے ہین - اور اپنا نام و نشان
صاف لکھنے والے کاتب جلد جواب پاوینگے اور جب کبھی
کوئی صاحب اس کمپنی کے قیام کا ٹھیک پتا لگانا یا اشتہارات
منگوانا یا کتب ناٹک مطبوعہ خرید فرمانا چاہین تو اپنی درخواست
جناب احمد حسین خان صاحب مہتمم مطبع الٰہی آگرہ کی خدمت
مین بھیجین بیرنگ خط کوئی نہ لیا جائیگا نہ بغیر آنے پوسٹ کارڈ
جوابی یا ٹکٹ کے جواب دیا جائیگا +

شرح محصول داخلہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ع۶	عہ/	۹/	سہ/	[illegible]	[illegible]

المشتہر

شیخ محمد عبدالحکیم پروپرائٹر کمپنی

جو تماشے ہوتے ہین جو کام اُسکا یہ خلاصہ ہے	فہرست تماشہ ہای ناٹک	نصیحت کی نصیحت ہے تماشے کا تماشہ

نمبر	نام تماشہ	نمبر	نام تماشہ	نمبر	نام تماشہ
١	الہ دین خوش نصیب چراغ عجیب	١٨	خون عاشق جانباز جفای سست ناز	٣٦	فسانہ عجائب ناٹک نظیر
٢	انجام ستم عرف طلسم اعظم	١٩	جشن بھنگڑ عرف بھنگڑ سبھا واحد	٣٧	فریب النسا یوربن بھگلت
٣	انجام نیک وہم السنان سیف سلیمان	٢٠	دلپسند عالم فتنہ وخانم	٣٨	فسانۂ غمگین فرہاد وشیرین
٤	بزم فرخ معروف بہ فرخ سبھا حافظ	٢١	ذخیرہ عشرت اندر سبھا امانت	٣٩	قانون محبت یعنی ہمایون ناصر
٥	بزم فیروز معروف بہ جشن پرستان	٢٢	رحم داور معروف بہ جفای ستمگر	٤٠	خداداد داد دریا
٦	پسندیدہ آفاق علی بابا وچہل قزاق	٢٣	زہرہ بہرام ناٹک	٤١	گل باصنوبر چہ کرد
٧	پولیس ناٹک	٢٤	ستم ہامان فریب شیطان	٤٢	گلستان قدرت
٨	شگفتہ سیزدہم صدی نتیجہ بدی	٢٥	سحر کا نور وتماشۂ جادو	٤٣	پدماوت ناٹک
٩	تماشہ زیب و زینت معروف عشق ملبل بیمار ودلفریب	٢٦	سخاوت حاتم طائی	٤٤	گنجینہ محبت طلسم الفت
١٠	تماشہ نور خورشید معروف بہ عشق گلبدن وبہن شاہزادی جدید	٢٧	سوانح قیس مفتون لیلے مجنون	٤٥	لال وگوہر رشتہ جن وبشر
١١	تماشہ دلپذیر بے نظیر و بدر منیر	٢٨	شکنتلا ناٹک	٤٦	آل غرور جنید احور خورشید نور
١٢	تماشہ معرکہ انکا معروف بہ رام لیلا ناٹک رامائن کا	٢٩	تماشہ گردش تقدیر معروف بہ ستاجہ ہرش چندر حرف ناٹک نظیر	٤٧	نیرنگ الفت خواب محبت
١٣	تماشہ نونہال چمن عشق راجہ نل ورانی دمن	٣٠	صنوبر شمشاد عشق پری وآدمزاد	٤٨	وقایع دلگیر رانجھا ہیر
١٤	تماشہ نیرنگ عشق حیرت انگیز عشق بینظیر مہر انگیز	٣١	طلسم زہرہ مہر طلعت	٤٩	ہوائی مجلس ہفت نیرنگ طلسم
١٥	ثمرہ نیک وبیم سلوک گلبکاولی وتاج الملوک	٣٢	ظلم عمران مردود	٥٠	چھیل بٹاؤ وموہنا رانی
١٦	جلسہ پرستان عرف بزم سلیمان	٣٣	عشق مہر انگیز قباد وبہشت شداد	٥١	نایید خدا ناٹک وفقدۂ ممتاز
١٧	خدادوست بادشاہ	٣٤	غزالہ ماہرو سلیس وعقیق معروف چرخ افزا ناٹک عشق	٥٢	عشق چندر بدن وہنر آفتاب جنید معنقہ نظیر
	تماشے آجکل کی وکٹوریہ ناٹک آف انڈیا تھیٹریکل کمپنی	٣٦	غنچۂ نونہال اندر سبھا مداری لال		مین ہوتے ہین - اور یہ نقلین ہوتی ہین

نمبر	نام نقل	نمبر	نام نقل	نمبر	نام نقل
١	اندھیر نگری	١٣	لبی جان کھاچڑی اُڑ چڑی	٢٥	بی بی کا جنازہ
٢	امیر اسیر یعنی سپاہی زادہ	١٤	لے پرو گلے پرو	٢٦	شکوبی یعنی تریا چرتر
٣	برات کی نقل یعنی گھنگھنی	١٥	سوسن گلاب	٢٧	پلاو جان
٤	پارسا یعنی تریا چرتر	١٦	رنڈی کی یعنی گنجر اقصائی	٢٨	جیتی پلا
٥	جنگ افغانستان	١٧	فریب محبت	٢٩	چنچل اچپل
٦	چنیا منیا	١٨	حلق جانور	٣٠	دو بی بی ایک میان
٧	گیسر جعفر	١٩	نورالدین وحسن افروز	٣١	ہری نراین
٨	ستا انصاف یعنی پولیس کی نقل	٢٠	غیب شب یعنی بھٹیاری	٣٢	بٹے کی یعنی بینڈٹ
٩	حرام زادہ حلال زادہ	٢١	تاگے کی	٣٣	اللہ اپنی محبت مین کھینچے
١٠	مکارہ یعنی ڈلاگی نقل	٢٢	فولنی بول یعنی جشن ملک	٣٤	چمیلی گلاب
١١	[illegible] بھاپخہ	٢٣	کوآٹ ڈاکٹر	٣٥	بیٹا بچو
		٢٤	پھلی کا کانٹا	٣٦	نصیحت خان

مقام [illegible] منیجنگ ڈائرکٹر و مرزا حیدر حسین اسٹیج منیجر کمپنی | جنوری ۱۸۹۳ع